السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مومن نفسیاتی طور پر بیمار ہوسکتا ہے؟ شریعت میں اس کا کیا علاج ہے، جدید طب میں تو نفسیاتی امراض کا صرف دواؤں ہی سے علاج کیا جاسکتا ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس میں قطعا کوئی شک نہیں کہ انسان مستقبل کے فکر یا ماضی کے غم کی وجہ سے نفسیاتی امراض میں بتلا ہوسکتا ہے اور نفسیاتی امراض جسم پر جسمانی امراض سے بھی زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں۔ ان امراض کا شرعی امور۔۔۔ یعنی دم۔۔۔ سے علاج، دواؤں سے علاج کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے جیساکہ مشہور ہے۔ ان بیماریوں کے علاج کے سلسلے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث میں ہے کہ جس مومن کو کوئی پریشانی یا غم وفکر لاحق ہو اور وہ یہ دعا پڑھ لے تو اللہ تعالی اس کے غم وفکر کو نہ صرف دور فرما دیتا ہے بلکہ اسے خوشی اور مسرت سے بدل دیتا ہے۔ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي، (مسند احمد 1/352، 391)

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرا حکم میرے حق میں نافذ ہے۔ تیرا فیصلہ میرے بارے میں مبنی بر عدل وانصاف ہے۔ میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ جو تیرا نام ہے، تونے خود اسے اپنے نام کے طور پر رکھا گیا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا تونے اسے غیب میں اپنے ہی پاس رکھا، میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کا مداوا اور میرے فکر وغم کو دور کرنے کا سبب بنادے۔''

یہ دعا درحقیقت شرعی دواء ہے۔ اسی طرح انسان کو یہ دعا بھی پڑھتے رہنا چاہیے:

لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ٨٧ ... سورة الانبياء

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے (اور) بے شک میں قصوروار ہوں۔''

تفصیل کے لیے ان کتب کا مطالعہ فرمائیں، جو علماء نے اوراد ووظائف کے موضوع پر لکھی ہیں، مثلا امام ابن قیم رحمہ اللہ علیہ کی کتاب ''الوابل الصیب'' شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ کی ''الکلم الطیب'' اور امام نووی رحمہ اللہ علیہ کی ''الاذکار'' نیز امام ابن قیم رحمہ اللہ علیہ کی کتاب ''زاد المعاد'' کا مطالعہ فرمائیں۔

جب ایمان کمزور ہوگیا تو شرعی دواؤں کے لیے نفس کا قبول کرنا بھی کمزور ہوگیا اور اب لوگوں نے شرعی دواؤں کی بجائے مادی دواؤں پر زیادہ اعتماد کرنا شروع کردیا ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ جب ایمان قوی تھا تو تو شرعی دوائیں مکمل طور پر موثر تھیں بلکہ ان کی تاثیر مادی دواؤں سے زیادہ تیز تھی۔ ہم سب کو اس شخص کا قصہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے، جسے نبی اکرم ﷺ نے ایک سریہ کے ساتھ بھیجا تھا، یہ لوگ ایک عرب قوم کے پاس فرکش ہوئے مگر انہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی تو اللہ تعالی کا کرنا یہ ہوا کہ ان کے سربراہ کو ایک سانپ نے ڈس لیا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ، جنہوں نے یہاں آکر ڈیرا ڈالا ہے، شاید ان میں دم کرنے والا ہو مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ہم تو تمہارے سربراہ کو اس وقت تک دم نہ کریں گے، جب تک ہمیں اتنی بکریاں نہ دے دو۔ انہوں نے کہا ہمیں منظور ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے ایک شخص گیا اور اس نے اسے صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا، جسے سانپ نے ڈسا تھا، تو یہ شخص فورا اس طرح تندرست ہوگیا گویا سے بندھی رسی سے کھول دیا گیا ہو۔ اس شخص پر سورۂ فاتحہ کی قراءت اس لیے اثرانداز ہوئی کہ اسے ایک ایسے شخص نے پڑھا تھا، جس کا دل ایمان سے لبریز تھا، جب یہ لوگ مدینہ میں واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا تھا:

(ومايدريك انها رقية؟)) (صحيح البخارى، الاجارة، باب مايعطى فى الرقية على احياء العرب بفاتحة الكتاب، ح: 2276 وصحيح مسلم، السلام، باب جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن والاذكار، ح: 2201))

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورت دم ہے؟''

لیکن ہمارے زمانے میں دین اور ایمان کمزور ہوگیا ہے۔ لوگوں نے مادی اور ظاہری امور پر انحصار کرنا شروع کردیا ہے، جس کی وجہ سے وہ طرح طرح کی پریشانیوں میں بتلا ہوگئے ہیں اور انکے لیے کچھ شعبدہ باز قسم کے لوگ ظاہر ہوگئے ہیں، جو لوگوں کو عقلوں اور عقائد کے ساتھ کھیل رہے ہیں اور اس بات کے دعوے دار ہیں کہ وہ بڑے متقی اور پرہیز گار لوگ ہیں، لیکن یہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانے والے ہیں اور لوگوں نے اب دو انتہائی متضاد موقف اختیار کرلیے ہیں، کچھ لوگ تو قرآن پڑھ کر دم کرنے کا مطلقا کوئی اثر نہیں سمجھتے اور کچھ لوگ جھوٹے منتر جنتر پڑھ کر لوگوں کو بے وقوف بنارہے ہیں اور لوگ ان کے فریب جال میں پھنس رہے ہیں البتہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جنہوں نے معتدل طرز عمل کو اختیار کر رکھا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

# ج4ص487

محدث فتویٰ